ڈالی گئی ہے۔ مسلمان کی زندگی' قرآن کے مطابق اس کے اخلاق و آداب اور عادات' خاندانی نظام' معاشرتی اقدار' قانون' خواتین کی زندگی اور ان کے حقوق و فرائض' جہاد اور جدیدیت پر سلیقے سے گفتگو کی گئی ہے۔ آخر میں قرآن کے بارے میں کچھ ''غلط فہمیوں'' کے ازالے کی کوشش ہے' جیسے یہ کہ خدا' صرف مسلمانوں کا خدا ہے' جہاد کا مطلب ''مقدس جنگ'' ("Holy War") ہے' اور قرآن مختلف مذاہب کے درمیان مکالمے کا مخالف ہے' وغیرہ۔

مصنف نے' ہر موضوع سے متعلق اپنی رائے کے مطابق جو قرآنی نقطۂ نظر پیش کیا ہے' اس کے لیے قرآن ہی سے حوالے دیے ہیں۔ مگر چونکہ ان کے مخاطب زیادہ تر عیسائی/ یہودی یا وہ مسلم نوجوان ہیں' جو مغربی روایت میں پرورش پا رہے ہیں' اس لیے بعض جگہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسلام یہودیت/ عیسائیت ہی کا ایک نظرثانی شدہ ایڈیشن ہے' جب کہ قرآن کا دعویٰ یہ ہے کہ اصل مذہب یہی ہے' اور نام نہاد یہودی اور عیسائیوں نے اللہ کی نازل کردہ کتابوں: تورات اور انجیل میں تحریف کر لی ہے۔

بعض مقامات پر نظرثانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ قاتل کے لیے سزاے موت کے علاوہ ایک اور سبیل ہے اور وہ ہے ''دیت''۔ مگر فاضل مصنف نے اسے ''قصاص'' کہا ہے' یعنی یہ کہ اگر وارثین راضی ہو جائیں تو قاتل جرمانہ ادا کر کے چھوٹ سکتا ہے' اور قرآن اس دوسری صورت کو پسند کرتا ہے (ص ۲۶۶)۔ اسلام میں بدکاری کی سزا ''سنت کے مطابق'' ۱۰۰ کوڑے' نیز ''سنگ ساری کے ذریعے موت'' بتائی گئی ہے' جو درست نہیں' اور کم سواد مسلموں اور غیرمسلموں کو مزید اُلجھن میں ڈالنے کا باعث ہوگی (ص ۲۶۹)۔ تاہم' قرآنی اخلاقیات' معاشرت کے قرآنی اصول' اسلام میں خواتین کی حیثیت پر مباحث' متوازن ہیں۔ ''قرآن اور جدیدیت'' کے تحت بجا طور پر کہا گیا ہے کہ جدیدیت' ایک مخصوص ثقافت کو اختیار کرنے کا نام نہیں بلکہ معاشرے کو جدید علوم و فنون کی برکات سے بہرہ مند کرنے' اور بلاتفریق مذہب و جنس' لوگوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کا نام ہے۔

اُمید ہے کہ مغربی معاشروں میں رہنے والے مسلمان بچوں ہی کے لیے نہیں' بلکہ ہمارے مغرب زدہ نوجوانوں' نیز غیرمسلموں کے لیے یہ کتاب نہایت معلومات افزا اور دل چسپ ثابت ہوگی۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)